

کلیکٹر آف سینٹرل ایکسائز، احمد آباد

بنام

ائی ٹی ای سی (پی) لمیٹڈ، بمبئی

18 ستمبر 2002

سید شاہ محمد قادری اور ایس۔ این۔ واریاوا، جسٹسز۔

سنٹرل ایکسائز ایکٹ، 1944 / سنٹرل ایکسائز قواعد 1944:

دفعات 4(4)(سی) اور 11 اے / قاعدہ (2)9 - متعلقہ شخص - اس کے اجزاء - تشخیص الیہ کسی دوسری کمپنی کو پروجیکٹر اور دیگر سامان فروخت کرنے والا ٹیکس تشخیص الیہ، یعنی 'آئی'، جو بدلے میں مذکورہ سامان کو آزاد خریداروں کو زیادہ شرح پر فروخت کرتا ہے اور ان سے ایکسائز ڈیوٹی وصول کرتا ہے - ٹیکس تشخیص الیہ ایکسائز ڈیوٹی کی ادائیگی نہیں کرتا ہے اور اسٹینڈی نوٹیفکیشن نمبر 71/78 مورخہ 1.3.1978 کا فائدہ اٹھا رہا ہے - ٹیکس تشخیص الیہ کو محصول جاری کرنے کا نوٹس 13.4.1982 پر جرمانہ کے ساتھ ایکسائز ڈیوٹی کا مطالبہ کرتے ہوئے، اس مدت کے لیے آزاد خریداروں سے براہ راست یا بالواسطہ طور پر حاصل کی گئی زیادہ قیمت پر 11.4.1978 سے 19.9.1979 تک اس بنیاد پر کہ کمپنی 'ا' ایک متعلقہ شخص تھی - عدالتی فیصلہ پر، ایکسائز ڈیوٹی اور جرمانہ کی تصدیق ہوئی - ٹریبونل نے ٹیکس تشخیص الیہ کی اپیل کی اجازت دیتے ہوئے کہا کہ کمپنی 'ا' ایک متعلقہ شخص نہیں تھی، اور تاوان کے حوالے سے، اس نے قرار دیا کہ ٹیکس تشخیص الیہ کی جانب سے کوئی جبر نہیں تھا اور چونکہ دفعہ A-11 کے تحت حد کی اتنی بڑی مدت دستیاب نہیں تھی - منعقد، ٹیکس تشخیص الیہ اور کمپنی 'ا' کے مشترکہ ڈائریکٹر تھے اور وہ ایک دوسرے کے رشتہ دار تھے - دونوں کمپنیاں کنبہ خدشات تھیں اور ان کے فوائد ایک ہی کنبہ کے افراد میں مشترک تھے - اس طرح دونوں کے درمیان باہمی دلچسپی تھی - دونوں واضح ہیں - ٹریبونل کے اس نتیجے کو مسترد کر دیا گیا ہے کہ دونوں کمپنیاں متعلقہ افراد نہیں تھیں -

یونین آف انڈیا اور دیگران وغیرہ بنام بمبئی ٹائر انٹرنیشنل لمیٹڈ وغیرہ - وغیرہ، (1984) 1 ایس سی آر 347 اور

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام ایٹک انڈسٹریز لمیٹڈ (1984) 3 ایس سی 575، پر انحصار کیا -

دفعہ 11-اے - ایکسائز ڈیوٹی کا مطالبہ کرنے اور جرمانہ عائد کرنے کا نوٹس - حد - متعلقہ شخص کو

فروخت - 13.4.1978 سے 29.9.1979 کی مدت کے لیے 11.4.1982 پر جاری کردہ نوٹس - منعقد، ٹیکس تشخیص الیہ نے صحیح حقائق کا انکشاف کیا تھا جس میں وہ قیمت جس پر سامان متعلقہ شخص کو فروخت کیا گیا تھا اور قیمت میں فرق بھی شامل

تھا۔ لہذا، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ٹیکس تشخیص الیہ کی طرف سے کوئی جبر کیا گیا تھا۔ حقائق پر، دفعہ A-11 کے تحت فراہم کردہ حد کی بڑی مدت ریونیو کو دستیاب نہیں ہے۔ شوکا ز نوٹس چھ ماہ کی مدت سے کہیں زیادہ ہے۔ ریونیو کسی فرض کے فرق کا دعویٰ کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

الفاظ اور جملے:

اظہار 'متعلقہ شخص' - مرکزی ایکسٹرا ایکٹ، 1944 کی دفعہ 4(4) (سی) کے تناظر میں۔

دیوانی ایپلیٹ کا دائرہ اختیار: 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 736۔

سنٹرل ایکسٹرنل کسٹمز اینڈ گولڈ کنٹرول ایپلیٹ ٹریبونل نئی دہلی کے ED/SB/A. No. 777/83-A میں F.O. No. 532/91-A کے فیصلے اور حکم سے۔

سالی جسٹس سورابجی، اٹارنی جنرل، راجیونند اور بی کرشنا پرساد، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ کے لیے آر پی بھٹ، ایم این شراف اور چیراگ ایم شراف۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ریونیو کی طرف سے دائر کی گئی یہ اپیل نمبر ED/SB.A. 777/83-A مورخہ 25 جولائی 1991 میں کسٹمز، ایکسٹرنل اینڈ گولڈ (کنٹرول) ایپلیٹ ٹریبونل کے فیصلے اور حکم سے۔

جواب دہندہ - محاسبہ کار پرو جیکٹر اور دیگر سامان میسرز انٹرنیشنل ٹاکی ایکو پمنٹ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ (اس کے بعد 'میسرز انٹرنیشنل' کہا جاتا ہے) کو فروخت کر رہا تھا۔ یہ یکم مارچ 1978 کے نوٹیفکیشن 71/78 کے تحت چھوٹ کا فائدہ بھی حاصل کر رہا تھا۔ اس بنیاد پر کہ میسرز انٹرنیشنل سنٹرل ایکسٹرا ایکٹ، 1944 (مختصر طور پر، 'ایکسٹرا ایکٹ') کے معنی میں ایک متعلقہ شخص تھا، سنٹرل ایکسٹرنل کے سپرنٹنڈنٹ نے 13 اپریل 1982 کو جواب دہندہ کو 11 اپریل 1978 سے 29 ستمبر 1979 کی مدت کے لیے ایک نوٹس جاری کیا تا کہ اس بات کی وجہ ظاہر کی جاسکے کہ سنٹرل ایکسٹرنل قواعد کے قاعدہ (2) 9 کے تحت مناسب شرح پر ڈیوٹی جو اس کے ذریعے براہ راست یا بالواسطہ طور پر آزاد خریداروں سے حاصل کی جاتی ہے جب وہ نوٹیفکیشن 71/78 کے فائدے کے پیش نظر ایکسٹرنل ڈیوٹی ادا نہیں کر رہے تھے تو کیوں نہیں لی جانی چاہیے، اور یہ کہ جرمانہ کیوں ہے۔ مسلط نہیں کیا جانا چاہیے۔ عدالتی فیصلہ بعد ڈیوٹی اور جرمانہ کی تصدیق ہوئی۔ اپیل پر، ٹریبونل نے فیصلہ سنانے والی اتھارٹی کے ذریعے درج کردہ نتائج کو قبول کر لیا اور فیصلہ دیا کہ جواب دہندہ اور میسرز انٹرنیشنل متعلقہ افراد نہیں تھے۔ ایکسٹرا ایکٹ کی دفعہ 11-اے کے تحت حد کی بڑی مدت کے اطلاق کے حوالے سے، ٹریبونل نے پایا کہ جواب دہندہ کی طرف سے حقیقت کو دبایا نہیں گیا تھا اور اس لیے، دفعہ 11-اے کا فائدہ ریونیو کو دستیاب نہیں تھا۔ ٹریبونل نے 25 جولائی 1991 کو جواب دہندہ کی اپیل کی اجازت دی۔ یہ وہ حکم ہے جو ہمارے سامنے چیلنج کے تحت ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل اٹارنی جنرل کا موقف ہے کہ ٹریبونل کی طرف سے قبول کردہ نتائج بغیر کسی زائد چیز کے یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ہیں کہ 'متعلقہ شخص' کے تقاضے مطمئن ہیں۔ جواب دہندہ کے لیے فاضل وکیل نے

ٹریبونل کے درج ذیل نتائج کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی:

"دلچسپی کے باہمی تعلق سے متعلق کوئی ثبوت ریکارڈ پر نہیں لایا گیا ہے سوائے اپیل کنندگان کے بذریعے میسرز انٹرنیشنل کو یا اس کے بذریعے سامان کی فروخت کے ثبوت کے۔

انہوں نے دعویٰ کیا کہ چونکہ یہ ماننے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ جواب دہندہ اور میسرز انٹرنیشنل متعلقہ افراد ہیں، اس لیے ٹریبونل نے اپیل کی صحیح اجازت دی ہے۔

یہ سوالات کہ آیا جواب دہندہ اور میسرز انٹرنیشنل متعلقہ افراد ہیں، ان کا تعین ایکسٹرا ایکٹ کی دفعہ 4 (4) (سی) میں اس اظہار کی تعریف کی روشنی میں کیا جانا چاہیے۔ اس کا متن اس طرح ہے:

"(c) "متعلقہ شخص" سے مراد ایک ایسا شخص ہے جو "ٹیکس تشخیص الیہ" کے ساتھ اس قدر وابستہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے کاروبار میں براہ راست یا بالواسطہ طور پر دلچسپی رکھتے ہیں اور اس میں ایک ہولڈنگ کمپنی، ایک ذیلی کمپنی، ٹیکس تشخیص الیہ کا رشتہ دار اور تقسیم کار، اور اس طرح کے تقسیم کار کا کوئی ذیلی تقسیم کار شامل ہے۔

وضاحت۔ اس شق میں "ہولڈنگ کمپنی"، "ذیلی کمپنی" اور "رشتہ دار" کے وہی معنی ہیں جو کمپنیز ایکٹ، 1956 (1 آف 1956) میں ہیں۔"

تعریف کے سادہ مطالعہ سے، یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ٹیکس تشخیص الیہ کے ساتھ اس قدر وابستہ ہے کہ ان دونوں کی ایک دوسرے کے کاروبار میں براہ راست یا بالواسطہ دلچسپی ہے، تو انہیں متعلقہ افراد کے طور پر سمجھا جائے گا۔ تعریف میں ایک ہولڈنگ کمپنی، ایک ذیلی کمپنی، ایک رشتہ دار اور اس طرح کے تقسیم کنندہ کا تقسیم کنندہ بھی شامل ہے، لیکن ہم تعریف کے بعد کے حصے سے متعلق نہیں ہیں۔ تعریف کے پہلے حصے کے اجزاء یہ ہیں: سب سے پہلے، متعلقہ شخص کے طور پر مانا جانے والا شخص ٹیکس تشخیص الیہ کے ساتھ وابستہ ہونا چاہیے؛ دوسرا، اس طرح سے منسلک شخص اور ٹیکس تشخیص الیہ کو ایک دوسرے کے کاروبار میں دلچسپی ہونی چاہیے؛ اور تیسرا، ایسا مفاد براہ راست یا بالواسطہ ہو سکتا ہے۔ ایک دوسرے کے کاروبار میں دوسرے شخص اور ٹیکس تشخیص الیہ کے درمیان باہمی دلچسپی، چاہے وہ براہ راست ہو یا بالواسطہ، ایسے شخص کو متعلقہ شخص کے طور پر لیبل کرنے کے لیے ضروری ہے۔

یونین آف انڈیا اور دیگران وغیرہ، وغیرہ بنام بمبئی ٹائر انٹرنیشنل لمیٹڈ وغیرہ وغیرہ، (1984) ایس سی آر 347، اس عدالت کے تین ججوں کے بیچ نے اسے پڑھ کر مذکورہ تعریف کی آئینی جواز کو برقرار رکھا۔

یونین آف انڈیا اور دیگران بنام ایکٹک انڈسٹریز لمیٹڈ، (1984) 3 ایس سی سی 575 کے معاملے میں اسی تعریف کی صداقت ایک بار پھر اس عدالت کے سامنے غور کے لیے سامنے آئی۔ بمبئی ٹائر انٹرنیشنل (اوپر) کے فیصلے کے بعد، عدالت کی طرف سے بات کرتے ہوئے، جے بھگوتی، جیسا کہ اس وقت تھے، نے مشاہدہ کیا:

"تعریف کے پہلے حصے کے اطلاق کو راغب کرنا ضروری ہے کہ ٹیکس تشخیص الیہ اور متعلقہ شخص ہونے کا الزام لگانے والے شخص کو ایک دوسرے کے کاروبار میں براہ راست یا بالواسطہ دلچسپی ہونی چاہیے۔ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کے کاروبار میں براہ راست یا بالواسطہ دلچسپی ہونی چاہیے۔ مساوات اور دلچسپی کے حکم جو ہر ایک کے دوسرے کے کاروبار میں مختلف ہو

سکتی ہے؛ دوسرے کے کاروبار میں ایک کی دلچسپی براہ راست ہو سکتی ہے، جبکہ دوسرے کی دلچسپی بالواسطہ ہو سکتی ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، جب تک کہ ہر ایک کو دوسرے کے کاروبار میں براہ راست یا بالواسطہ دلچسپی حاصل ہو۔"

ان نمائندوں اور "متعلقہ شخص" کی تعریف کے اجزاء کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہم اس سوال کی تشہیر کریں گے کہ آیا میسرز انٹرنیشنل جواب دہندہ کے ساتھ اس قدر وابستہ تھا کہ ان کی براہ راست یا بالواسطہ دلچسپی تھی، تاکہ یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ وہ متعلقہ افراد تھے۔

ہم کسٹمز، ایکسائز اور گولڈ (کنٹرول) ایپلٹ ٹریبونل کے ذریعے درج کردہ نتائج کی طرف رجوع نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ پایا گیا کہ جواب دہندہ اور میسرز انٹرنیشنل کے مشترکہ ڈائریکٹر تھے اور وہ ایک دوسرے کے رشتہ دار تھے۔ ایک اور نتیجہ یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ دونوں کمپنیاں کنبہی خدشات تھیں اور ان کے منصوبوں مزید مستفید ہوتی تھیں اور دونوں خدشات کا فائدہ ایک ہی کنبہ کے افراد میں مشترک ہوتا ہے۔ ان نتائج سے، اس نتیجے کی مزاحمت کرنا مشکل ہے کہ جواب دہندہ اور میسرز انٹرنیشنل کا ایک دوسرے کے کاروبار میں براہ راست مفاد ہے اور یہ کہ دونوں کے درمیان باہمی دلچسپی ظاہر ہے۔ ہم یہاں اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ ٹریبونل کا مشاہدہ، جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے، کہ باہمی مفاد کے حوالے سے کوئی ثبوت ریکارڈ پر نہیں لایا گیا ہے، فیصلہ سنانے والے اتھارٹی کے نتائج کی قبولیت سے مطابقت نہیں رکھتا، جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ ایک بار جب ان نتائج کو قبول کر لیا جاتا ہے، تو یہ نتیجہ کہ دونوں خدشات کے درمیان باہمی دلچسپی ہے ناگزیر ہے۔ معاملے کے اس تناظر میں، ہم ٹریبونل کے اس نتیجے کو مسترد کرتے ہیں کہ مدعا علیہ اور میسرز انٹرنیشنل متعلقہ افراد نہیں ہیں۔

اگلا سوال جو غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ ہے؛ کیا، حقائق اور حالات کے لحاظ سے، ریونیو کے لیے قانون کی دفعہ 11-اے کی دفعات کو نافذ کرنا کھلا ہے۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ایک بار جب جواب دہندہ نے متعلقہ شخص اور دوسرے تاجروں کو سامان فروخت کرنے کی قیمتیں اور درجہ بندی کی فہرست میں تفریق قیمت دیتے ہوئے میسرز انٹرنیشنل کو 'متعلقہ شخص' قرار دے دیا اور نوٹیفکیشن 71/78 کے تحت چھوٹ کے فائدے کا دعویٰ کیا، جیسا کہ کاغذی کتاب کے صفحہ چھ سے ظاہر ہوتا ہے، تو قیمت کی فہرست کی منظوری سے پہلے جواب دہندہ سے نمٹنا ریونیو کا کام ہے۔ جواب دہندہ نے "متعلقہ خریداروں کے بذریعہ سامان کی فروخت" سے متعلق پرو فارما حصہ IV میں اپنے سامان کی قیمتوں کا اعلان اس طرح کیا:

1978-79

سیریل اشیا کی تفصیل۔ خریداروں کی وہ قیمت جس پر متعلقہ کٹوتی ایس۔ قدر جیسا کہ قدر جیسا
نمبر۔ تفصیلات۔ افراد نے ڈیلروں کو ٹی۔سی۔ای منظوری کے منظور
سامان فروخت کیا ہو۔ ڈیوٹی کی رقم۔ لیے دعویٰ کیا گیا شدہ۔
ہے۔

8 7 6 5 4 3 2 1

RS

9544	9544	2869	372	12779	per pc	خریدار کے اہم	پروجیکٹر	1
						میسرز انٹرنیشنل	سربراہ	
2096	2096	629	82	2807	per pc	-do-	ساؤنڈ ہیڈ	2
5119	5119	1535	200	6854	per pc	-do-	آرک لیمپ	3
9600	9600	3360	570.24	13530.24	per pc	-do-	پروجیکٹر کے	1
							سربراہ	
2175	2175	761.25	129.19	3065.44	-do-		ساؤنڈ ہیڈ	2
5120	5120	1792.00	304.13	7216.13	-do-		آرک لیمپ	3

اس طرح یہ واضح ہے کہ جواب دہندہ نے صحیح حقائق کا انکشاف کیا تھا جس میں وہ قیمت بھی شامل ہے جس پر متعلقہ شخص کو سامان فروخت کیا گیا تھا اور قیمت میں فرق بھی شامل ہے۔ اس اعلانیے کے پیش نظر، یہ دعویٰ کرنا بے سود ہے کہ جواب دہندہ کی طرف سے حقیقت کو دبایا گیا تھا۔ فاضل اٹارنی جنرل اس موقف پر سنجیدگی سے اختلاف نہیں کرتا ہے۔ اس کے بعد ایکسائز ایکٹ کی دفعہ 11-اے میں فراہم کردہ حد کی بڑی مدت ریونیو کے لیے دستیاب نہیں ہے۔ اس لیے ہم اس پہلو پر ٹریبونل کے نتیجے کی تصدیق کرتے ہیں۔ 11 اپریل 1978 سے 29 ستمبر 1979 کی مدت کے لیے 13 اپریل 1982 کو شوکا ز نوٹس جاری کیا گیا تھا جو کہ چھ ماہ کی مدت سے بہت زیادہ ہے، اس لیے ریونیو ڈیوٹی کے کسی فرق کا دعویٰ کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

اپیل کو جزوی طور پر اس حد تک اجازت دی جاتی ہے جس حد تک اوپر اشارہ کیا گیا ہے، دوسرے معاملے میں 'متعلقہ شخص' کے حوالے سے اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔